ادار یہ (EDITORIAL)

یادگار حسینی کے ابدآشنا جہات

گذشتہ شمارہ میں یادو یادگار حسینی کے حوالہ سے کچھ نذر قلم کیا گیا تھا یہ 'کچھ' بس 'تمہیدی' رہا، بلکہ تمہید سے بھی کم رہا۔ اس تمہید کے لئے دفتر کے دفتر چاہئے۔ یاد حسینی کی طرح یادگار حسینی زمان ومکان پر یوں محیط اور ہمہ گیر ہیں کہ کسی بھی پیمانہ سے ان کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔ اس یادگار کا ایک شعبہ یعنی تعمیرات خصوصاً امامباڑے اور کربلائیں، یہ بھی ہمہ گیر ہیں۔ یہاں اس کے کچھ پہلوؤں کی طرف اشارہ کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔

اس یادگار (تعمیراتی) کی ایک خصوصیت اس کی بین الاقوامی، بین المذاہبی، بین المسالکی حیثیت ہے۔ یہ کرۂ ارض کے مختلف خطّوں میں ملتی ہیں۔ اس کے بانی بھی مختلف مذہب وملت کے افراد، سماج کے مختلف طبقوں سے متعلق، مختلف شعبہ حیات کے نمایاں، نامی اور گمنام لوگ رہے ہیں۔ ان کی قدر مشترک بس یاد حسینی کا جذبہ (خلوص) رہا ہے۔ یہ یادگاریں اپنے اساسی کردار کے ساتھ ساتھ سماجی، تہذیبی یادگاریں بھی بنیں۔ نہ جانے کتنے سماجی، سیاسی، فکری انقلابوں نے ان ہی کی کوکھ سے جنم لیا۔ خود ہمارے وطن کی جدوجہد آزادی اس یادو یادگار کو بھول نہیں سکتی۔ شعروادب کے حوالے سے بھی ان یادگاروں کا کلیدی رول ناقابل انکار ہے۔ مرثیہ، سلام، نوحہ، ماتم، جیسے ادبی اصناف کی ابتداء اور فروغ و وسعت انہی یادگاروں کی مرہون منت ہے۔ اردو مرثیہ کی مخصوص ہیئت (مسدس) نے اردو نظم خصوصاً طویل نظم کو اس مقبول ترین اور سب سے کارآمد کینوا س سے روشناس کیا۔

تعلیم و تعلّم کے میدان میں یہ یادگار عمارتیں دنیا کی منفرد 'کھلی یونیورسٹی' کہی جا سکتی ہیں جہاں ہر سن وسال کے افراد حسینیت کے طفیل مختلف ومتنوع موضوعات سے مستفیض ہوتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور روشن خیالی کو مستحکم کرتے رہتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے، کیا کوئی بھی فورم اس کا جواب بن سکتا ہے؟ اسی فورم کا فیض ہے کہ ایسے 'امّی شاعر' مرثیہ گو ہی نہیں ہوئے بلکہ مرثیہ نگاری میں وہ بلند مقام حاصل کیا کہ لوگوں نے ان کے 'امّی' ہونے ہی پر سوالیہ نشان لگائے۔

ان یادگار عمارتوں میں خاصی تعداد ان کی ہے جو فن تعمیرات کی بھی شاہکار ثابت ہوئیں۔ پھر اگر ان میں ذخیرۂ تبرکات کو دیکھا جائے تو بہت بڑا اور عظیم الشان نوادر خانہ (میوزیم) بن سکتا ہے جہاں مختلف صناعیوں اور فنکاریوں کے ایک سے ایک نمونے ملیں گے جو ذہن انسانی کو خیرا کر دیں گے۔

انہیں یادگاروں نے دنیائے ادب کو انیسؔ و دبیرؔ جیسے باکمال معجز بیان و معجزۂ زمان دیئے۔

ایک اور بات قابل توجہ ہے۔ نہ جانے کتنے علوم وفنون وادب کے ارباب کمال کی ابدی آرام گاہ انہی یادگار حسینی کی عمارتوں کی خاک بنی۔ جب بات یہاں تک پہنچ گئی جو ابد کی خبر لینے لگی تو خاموشی ہی بہتر ہے بس اتنا کہہ کر قلم بند کروں کہ ان یادگار حسینی کے جہات بھی ابدآشنا ہیں۔ ان کا سرا آخرت سے ملتا ہے۔

م۔ر۔عابد